شہر میں ٹریفک جام کا نیا ریکارڈ، 3 گھنٹے کا سفر 7 گھنٹے میں طے

ضلعی انتظامیہ کا ٹریفک پلان ناکام، شہری شدید مشکلات کا شکار

رپورٹ: عدیل رحمان خٹک

پیر کے روز شہر میں ٹریفک کا ایسا جام لگا جس نے گزشتہ تمام ریکارڈ توڑ دیے۔ صبح 8 بجے سے رات گئے تک شہر کے مختلف حصوں میں گاڑیاں گھنٹوں ایک جگہ کھڑی رہیں۔ عام دنوں میں 30 منٹ کا فاصلہ اس روز 3 گھنٹے سے زائد وقت میں طے ہوا۔ ایمبولینسیں، اسکول وین اور دفاتر کے ملازمین سب سڑک پر پھنسے رہے۔ شام تک ٹریفک پولیس کے پاس 1,200 سے زائد شکایات درج کرائی جا چکی تھیں۔

جام کی سب سے بڑی وجہ شہر کے تین بڑے منصوبوں کا ایک ہی دن شروع کیا جانا بنی۔ ان میں ریلوے پھاٹک نمبر 7 پر زیر تعمیر انڈر پاس، کینال روڈ پر میٹرو بس کے توسیعی منصوبے کا آغاز اور گلبرگ مین بلیوارڈ پر نئی سیوریج لائن کی کھدائی شامل ہے۔ ان تینوں منصوبوں کے لیے متبادل راستوں کا اعلان تو کیا گیا تھا، مگر ان پر عمل درآمد کہیں نظر نہیں آیا۔ کئی مقامات پر بیریئر لگا دیے گئے، مگر ٹریفک کو موڑنے کے لیے نہ تو اشارے نصب کیے گئے اور نہ ہی اہلکار تعینات کیے گئے۔

ڈی پی او ٹریفک سید کامران حیدر نقوی نے پیر کی شام پریس کانفرنس میں کہا کہ ’’ہم نے ٹریفک کو روکنے کے بجائے رواں رکھنے کی کوشش کی، مگر شہری ہمارے اعتماد پر پورا نہیں اترے‘‘۔ ان کے مطابق 42 اہلکار زخمی ہوئے جب وہ ایک ہی وقت میں 11 مختلف چوراہوں پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ منصوبوں کے ٹھیکیداروں کو ٹریفک پلان پر عمل درآمد کے لیے کوئی تحریری ہدایت جاری نہیں کی گئی تھی۔

شہری تنظیم ’’شہری حقوق فورم‘‘ کے صدر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’یہ جام اچانک نہیں آیا، یہ برسوں کی نااہلی کا نتیجہ ہے۔ ہر سال بجٹ میں سڑکوں کے لیے اربوں روپے رکھے جاتے ہیں، مگر منصوبہ بندی کے نام پر کچھ نہیں ہوتا‘‘۔ فورم نے مطالبہ کیا ہے کہ ذمہ دار افسران کے خلاف انکوائری کی جائے اور متاثرہ شہریوں کو ہرجانہ دیا جائے۔

ایمبولینس سروس ریسکیو 1122 کے ترجمان کے مطابق پیر کے روز 27 ایمبولینسوں کو جام میں پھنسنے کی اطلاع ملی، جن میں سے 9 مریض وقت پر اسپتال نہیں پہنچ سکے۔ ایک حاملہ خاتون کو راستے میں ہی ایمبولینس میں ڈلیوری کرانی پڑی۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ہمارے عملے نے ہر ممکن کوشش کی، مگر سڑک پر کھڑی گاڑیوں کی وجہ سے ہم بروقت جائے وقوعہ تک نہیں پہنچ سکے‘‘۔

ٹریفک پولیس نے منگل سے ایک نیا ٹریفک پلان نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کے تحت بھاری گاڑیوں کے لیے شہر کے بیرونی راستے مختص کیے جائیں گے۔ ڈی پی او ٹریفک نے کہا کہ ’’اگر اس بار بھی شہری تعاون نہیں کریں گے تو ہم بھی بے بس ہو جائیں گے‘‘۔ تاہم شہری تنظیموں کا کہنا ہے کہ جب تک منصوبوں کی ازسرِنو منصوبہ بندی نہیں ہوتی، مسئلہ حل ہونے کے بجائے بڑھتا ہی رہے گا۔

ضلع کونسل کی لائبریری کا 3.2 فیصد بجٹ کتابوں پر، 72 فیصد رقم تنخواہوں میں خرچ

ریڈنگ کلچر کے فروغ کے دعوؤں کے برعکس 36 لائبریریوں میں صرف 1152 کتابیں، 19 بند پڑی ہیں

رپورٹ: فرحانہ یاسمین قریشی

ضلع کونسل کوہ سار کی 36 لائبریریوں میں موجود کتابوں کی تعداد صرف 1152 ہے، جبکہ ان میں سے 19 لائبریریاں گزشتہ 24 ماہ سے بند پڑی ہیں۔ بدھ کے روز پریس کانفرنس میں انکشاف کیا گیا کہ ضلع کونسل کے سالانہ ترقیاتی بجٹ 2022ء کا صرف 3.2 فیصد لائبریریوں کے لیے مختص کیا گیا، جبکہ 72 فیصد رقم ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز پر خرچ ہوئی۔ اس طرح ایک لائبریری پر سالانہ اوسطاً 1,840 روپے خرچ ہوئے، جو ایک کتاب کی قیمت سے بھی کم بنتا ہے۔

پریس کانفرنس ضلع کونسل کے کمیٹی روم نمبر 2 میں ہوئی، جس میں صحافیوں، اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک تھی۔ کانفرنس کا اہتمام ’’شہری حقوق فورم‘‘ نے کیا تھا۔ فورم کے صدر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’ہم نے کتابیں گننے کے لیے ہر لائبریری کا دورہ کیا۔ کئی جگہوں پر الماریاں موجود ہیں، مگر ان میں کتابیں نہیں، صرف گرد ہے۔ یہ ضلع کونسل کی ترجیحات پر سوالیہ نشان ہے۔‘‘

فورم کی رپورٹ کے مطابق 19 لائبریریاں اس لیے بند ہیں کہ ان کی عمارتیں خستہ حال ہیں، بجلی کے کنکشن کٹے ہوئے ہیں یا چوکیدار کی اسامی برسوں سے خالی پڑی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ضلع کونسل کوہ سار کی 11 لائبریریوں کی عمارتیں ایسی ہیں جن کی چھتیں ٹپک رہی ہیں، جبکہ 5 لائبریریوں کے بیت الخلا مکمل طور پر ناکارہ ہیں۔ ان میں سے 3 لائبریریوں میں پینے کا صاف پانی بھی دستیاب نہیں۔ فورم نے مطالبہ کیا کہ ان عمارتوں کی فوری مرمت کرائی جائے۔

فورم کے مطابق 2019ء میں ضلع کونسل نے 4,200 کتابیں خریدی تھیں، جن میں سے 1,300 کتابیں اب ضائع ہو چکی ہیں۔ ان کے مطابق 2020ء اور 2021ء میں کورونا کے دوران لائبریریاں بند رہیں، مگر اس عرصے میں بھی کتابوں کی نئی کھیپ نہیں خریدی گئی۔ فورم نے کہا کہ ’’اگر کتابیں خریدی جاتی رہتیں تو آج قارئین کو نئی کتابیں میسر ہوتیں، مگر یہاں تو پرانی کتابیں بھی ختم ہو گئیں۔‘‘

ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’ہم نے ٹریفک کو روکنے کے بجائے رواں رکھنے کی کوشش کی، مگر شہری ہمارے اعتماد پر پورا نہیں اترے‘‘۔ ان کے مطابق 42 اہلکار زخمی ہوئے جب وہ ایک ہی وقت میں 11 مختلف چوراہوں پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ منصوبوں کے ٹھیکیداروں کو ٹریفک پلان پر عمل درآمد کے لیے کوئی تحریری ہدایت جاری نہیں کی گئی تھی۔

ڈی پی او ٹریفک سید کامران حیدر نقوی نے پیر کی شام پریس کانفرنس میں کہا کہ ’’ہم نے ٹریفک کو روکنے کے بجائے رواں رکھنے کی کوشش کی، مگر شہری ہمارے اعتماد پر پورا نہیں اترے‘‘۔ ان کے مطابق 42 اہلکار زخمی ہوئے جب وہ ایک ہی وقت میں 11 مختلف چوراہوں پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ منصوبوں کے ٹھیکیداروں کو ٹریفک پلان پر عمل درآمد کے لیے کوئی تحریری ہدایت جاری نہیں کی گئی تھی۔

شہری تنظیم ’’شہری حقوق فورم‘‘ کے صدر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’یہ جام اچانک نہیں آیا، یہ برسوں کی نااہلی کا نتیجہ ہے۔ ہر سال بجٹ میں سڑکوں کے لیے اربوں روپے رکھے جاتے ہیں، مگر منصوبہ بندی کے نام پر کچھ نہیں ہوتا‘‘۔ فورم نے مطالبہ کیا ہے کہ ذمہ دار افسران کے خلاف انکوائری کی جائے اور متاثرہ شہریوں کو ہرجانہ دیا جائے۔

ایمبولینس سروس ریسکیو 1122 کے ترجمان کے مطابق پیر کے روز 27 ایمبولینسوں کو جام میں پھنسنے کی اطلاع ملی، جن میں سے 9 مریض وقت پر اسپتال نہیں پہنچ سکے۔ ایک حاملہ خاتون کو راستے میں ہی ایمبولینس میں ڈلیوری کرانی پڑی۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ہمارے عملے نے ہر ممکن کوشش کی، مگر سڑک پر کھڑی گاڑیوں کی وجہ سے ہم بروقت جائے وقوعہ تک نہیں پہنچ سکے‘‘۔

ٹریفک پولیس نے منگل سے ایک نیا ٹریفک پلان نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کے تحت بھاری گاڑیوں کے لیے شہر کے بیرونی راستے مختص کیے جائیں گے۔ ڈی پی او ٹریفک نے کہا کہ ’’اگر اس بار بھی شہری تعاون نہیں کریں گے تو ہم بھی بے بس ہو جائیں گے‘‘۔ تاہم شہری تنظیموں کا کہنا ہے کہ جب تک منصوبوں کی ازسرِنو منصوبہ بندی نہیں ہوتی، مسئلہ حل ہونے کے بجائے بڑھتا ہی رہے گا۔

ضلع کونسل کی لائبریری کا 3.2 فیصد بجٹ کتابوں پر، 72 فیصد رقم تنخواہوں میں خرچ

ریڈنگ کلچر کے فروغ کے دعوؤں کے برعکس 36 لائبریریوں میں صرف 1152 کتابیں، 19 بند پڑی ہیں

رپورٹ: فرحانہ یاسمین قریشی

ضلع کونسل کوہ سار کی 36 لائبریریوں میں موجود کتابوں کی تعداد صرف 1152 ہے، جبکہ ان میں سے 19 لائبریریاں گزشتہ 24 ماہ سے بند پڑی ہیں۔ بدھ کے روز پریس کانفرنس میں انکشاف کیا گیا کہ ضلع کونسل کے سالانہ ترقیاتی بجٹ 2022ء کا صرف 3.2 فیصد لائبریریوں کے لیے مختص کیا گیا، جبکہ 72 فیصد رقم ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز پر خرچ ہوئی۔ اس طرح ایک لائبریری پر سالانہ اوسطاً 1,840 روپے خرچ ہوئے، جو ایک کتاب کی قیمت سے بھی کم بنتا ہے۔

پریس کانفرنس ضلع کونسل کے کمیٹی روم نمبر 2 میں ہوئی، جس میں صحافیوں، اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک تھی۔ کانفرنس کا اہتمام ’’شہری حقوق فورم‘‘ نے کیا تھا۔ فورم کے صدر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’ہم نے کتابیں گننے کے لیے ہر لائبریری کا دورہ کیا۔ کئی جگہوں پر الماریاں موجود ہیں، مگر ان میں کتابیں نہیں، صرف گرد ہے۔ یہ ضلع کونسل کی ترجیحات پر سوالیہ نشان ہے۔‘‘

فورم کی رپورٹ کے مطابق 19 لائبریریاں اس لیے بند ہیں کہ ان کی عمارتیں خستہ حال ہیں، بجلی کے کنکشن کٹے ہوئے ہیں یا چوکیدار کی اسامی برسوں سے خالی پڑی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ضلع کونسل کوہ سار کی 11 لائبریریوں کی عمارتیں ایسی ہیں جن کی چھتیں ٹپک رہی ہیں، جبکہ 5 لائبریریوں کے بیت الخلا مکمل طور پر ناکارہ ہیں۔ ان میں سے 3 لائبریریوں میں پینے کا صاف پانی بھی دستیاب نہیں۔ فورم نے مطالبہ کیا کہ ان عمارتوں کی فوری مرمت کرائی جائے۔

فورم کے مطابق 2019ء میں ضلع کونسل نے 4,200 کتابیں خریدی تھیں، جن میں سے 1,300 کتابیں اب ضائع ہو چکی ہیں۔ ان کے مطابق 2020ء اور 2021ء میں کورونا کے دوران لائبریریاں بند رہیں، مگر اس عرصے میں بھی کتابوں کی نئی کھیپ نہیں خریدی گئی۔ فورم نے کہا کہ ’’اگر کتابیں خریدی جاتی رہتیں تو آج قارئین کو نئی کتابیں میسر ہوتیں، مگر یہاں تو پرانی کتابیں بھی ختم ہو گئیں۔‘‘

ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’ہم نے ٹریفک کو روکنے کے بجائے رواں رکھنے کی کوشش کی، مگر شہری ہمارے اعتماد پر پورا نہیں اترے‘‘۔ ان کے مطابق 42 اہلکار زخمی ہوئے جب وہ ایک ہی وقت میں 11 مختلف چوراہوں پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ منصوبوں کے ٹھیکیداروں کو ٹریفک پلان پر عمل درآمد کے لیے کوئی تحریری ہدایت جاری نہیں کی گئی تھی۔

شہری تنظیم ’’شہری حقوق فورم‘‘ کے صدر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’یہ جام اچانک نہیں آیا، یہ برسوں کی نااہلی کا نتیجہ ہے۔ ہر سال بجٹ میں سڑکوں کے لیے اربوں روپے رکھے جاتے ہیں، مگر منصوبہ بندی کے نام پر کچھ نہیں ہوتا‘‘۔ فورم نے مطالبہ کیا ہے کہ ذمہ دار افسران کے خلاف انکوائری کی جائے اور متاثرہ شہریوں کو ہرجانہ دیا جائے۔

ایمبولینس سروس ریسکیو 1122 کے ترجمان کے مطابق پیر کے روز 27 ایمبولینسوں کو جام میں پھنسنے کی اطلاع ملی، جن میں سے 9 مریض وقت پر اسپتال نہیں پہنچ سکے۔ ایک حاملہ خاتون کو راستے میں ہی ایمبولینس میں ڈلیوری کرانی پڑی۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ہمارے عملے نے ہر ممکن کوشش کی، مگر سڑک پر کھڑی گاڑیوں کی وجہ سے ہم بروقت جائے وقوعہ تک نہیں پہنچ سکے‘‘۔

ٹریفک پولیس نے منگل سے ایک نیا ٹریفک پلان نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کے تحت بھاری گاڑیوں کے لیے شہر کے بیرونی راستے مختص کیے جائیں گے۔ ڈی پی او ٹریفک نے کہا کہ ’’اگر اس بار بھی شہری تعاون نہیں کریں گے تو ہم بھی بے بس ہو جائیں گے‘‘۔ تاہم شہری تنظیموں کا کہنا ہے کہ جب تک منصوبوں کی ازسرِنو منصوبہ بندی نہیں ہوتی، مسئلہ حل ہونے کے بجائے بڑھتا ہی رہے گا۔

ضلع کونسل کی لائبریری کا 3.2 فیصد بجٹ کتابوں پر، 72 فیصد رقم تنخواہوں میں خرچ

ریڈنگ کلچر کے فروغ کے دعوؤں کے برعکس 36 لائبریریوں میں صرف 1152 کتابیں، 19 بند پڑی ہیں

رپورٹ: فرحانہ یاسمین قریشی

ضلع کونسل کوہ سار کی 36 لائبریریوں میں موجود کتابوں کی تعداد صرف 1152 ہے، جبکہ ان میں سے 19 لائبریریاں گزشتہ 24 ماہ سے بند پڑی ہیں۔ بدھ کے روز پریس کانفرنس میں انکشاف کیا گیا کہ ضلع کونسل کے سالانہ ترقیاتی بجٹ 2022ء کا صرف 3.2 فیصد لائبریریوں کے لیے مختص کیا گیا، جبکہ 72 فیصد رقم ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز پر خرچ ہوئی۔ اس طرح ایک لائبریری پر سالانہ اوسطاً 1,840 روپے خرچ ہوئے، جو ایک کتاب کی قیمت سے بھی کم بنتا ہے۔

پریس کانفرنس ضلع کونسل کے کمیٹی روم نمبر 2 میں ہوئی، جس میں صحافیوں، اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک تھی۔ کانفرنس کا اہتمام ’’شہری حقوق فورم‘‘ نے کیا تھا۔ فورم کے صدر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’ہم نے کتابیں گننے کے لیے ہر لائبریری کا دورہ کیا۔ کئی جگہوں پر الماریاں موجود ہیں، مگر ان میں کتابیں نہیں، صرف گرد ہے۔ یہ ضلع کونسل کی ترجیحات پر سوالیہ نشان ہے۔‘‘

فورم کی رپورٹ کے مطابق 19 لائبریریاں اس لیے بند ہیں کہ ان کی عمارتیں خستہ حال ہیں، بجلی کے کنکشن کٹے ہوئے ہیں یا چوکیدار کی اسامی برسوں سے خالی پڑی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ضلع کونسل کوہ سار کی 11 لائبریریوں کی عمارتیں ایسی ہیں جن کی چھتیں ٹپک رہی ہیں، جبکہ 5 لائبریریوں کے بیت الخلا مکمل طور پر ناکارہ ہیں۔ ان میں سے 3 لائبریریوں میں پینے کا صاف پانی بھی دستیاب نہیں۔ فورم نے مطالبہ کیا کہ ان عمارتوں کی فوری مرمت کرائی جائے۔

فورم کے مطابق 2019ء میں ضلع کونسل نے 4,200 کتابیں خریدی تھیں، جن میں سے 1,300 کتابیں اب ضائع ہو چکی ہیں۔ ان کے مطابق 2020ء اور 2021ء میں کورونا کے دوران لائبریریاں بند رہیں، مگر اس عرصے میں بھی کتابوں کی نئی کھیپ نہیں خریدی گئی۔ فورم نے کہا کہ ’’اگر کتابیں خریدی جاتی رہتیں تو آج قارئین کو نئی کتابیں میسر ہوتیں، مگر یہاں تو پرانی کتابیں بھی ختم ہو گئیں۔‘‘

ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’ہم نے ٹریفک کو روکنے کے بجائے رواں رکھنے کی کوشش کی، مگر شہری ہمارے اعتماد پر پورا نہیں اترے‘‘۔ ان کے مطابق 42 اہلکار زخمی ہوئے جب وہ ایک ہی وقت میں 11 مختلف چوراہوں پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ منصوبوں کے ٹھیکیداروں کو ٹریفک پلان پر عمل درآمد کے لیے کوئی تحریری ہدایت جاری نہیں کی گئی تھی۔

شہری تنظیم ’’شہری حقوق فورم‘‘ کے صدر ڈاکٹر فرحان صدیقی نے کہا کہ ’’یہ جام اچانک نہیں آیا، یہ برسوں کی نااہلی کا نتیجہ ہے۔ ہر سال بجٹ میں سڑکوں کے لیے اربوں روپے رکھے جاتے ہیں، مگر منصوبہ بندی کے نام پر کچھ نہیں ہوتا‘‘۔ فورم نے مطالبہ کیا ہے کہ ذمہ دار افسران کے خلاف انکوائری کی جائے اور متاثرہ شہریوں کو ہرجانہ دیا جائے۔

ایمبولینس سروس ریسکیو 1122 کے ترجمان کے مطابق پیر کے روز 27 ایمبولینسوں کو جام میں پھنسنے کی اطلاع ملی، جن میں سے 9 مریض وقت پر اسپتال نہیں پہنچ سکے۔ ایک حاملہ خاتون کو راستے میں ہی ایمبولینس میں ڈلیوری کرانی پڑی۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ہمارے عملے نے ہر ممکن کوشش کی، مگر سڑک پر کھڑی گاڑیوں کی وجہ سے ہم بروقت جائے وقوعہ تک نہیں پہنچ سکے‘‘۔

ٹریفک پولیس نے منگل سے ایک نیا ٹریفک پلان نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کے تحت بھاری گاڑیوں کے لیے شہر کے بیرونی راستے مختص کیے جائیں گے۔ ڈی پی او ٹریفک نے کہا کہ ’’اگر اس بار بھی شہری تعاون نہیں کریں گے تو ہم بھی بے بس ہو جائیں گے‘‘۔ تاہم شہری تنظیموں کا کہنا ہے کہ جب تک منصوبوں کی ازسرِنو منصوبہ بندی نہیں ہوتی، مسئلہ حل ہونے کے بجائے بڑھتا ہی رہے گا۔

ہفت روزہ ’’منادی‘‘ کراچی · جلد 19 شمارہ 228 · 16 تا 22 اکتوبر 2008ء · 48 صفحات · 150 روپے
ISSN: 0959-3062 · CODEN: MNDKAR · LCCN: 83-641209 · OCLC: 5593062 · ISBN: 978-969-8300-28-4 · DOI: 10.5281/zenodo.3532127